سوال:

کیا آئمہ طاہرین علیہم السلام نے پیغمبر اکرم (ص) سے توسل کیا تھا؟

توضیح سوال:

کیا کوئی صحیح و معتبر روایت ہے کہ جس میں ذکر ہوا ہو کہ آئمہ اہل بیت (ع) نے رسول خدا (ص) کی قبر سے یا امام علی (ع) سے توسل کیا ہو؟

جواب اجمالی:

توسل و وسیلہ قرار دینا، یہ مسلمانوں کے اہم اعتقادات میں سے ہے کہ جسکے شرعی و جائز ہونے پر قرآن کی آیات اور اہل بیت (ع) سے منقول صحیح روایات دلالت کرتی ہیں۔ قرآن سے قطع نظر یہ عقیدہ شیعہ اور اہل سنت کی صحیح روایات سے بھی قابل اثبات ہے۔

شیعہ روایات کے مطابق کہ جو توسل کے بارے میں ذکر ہوئی ہیں،ان میں ذکر ہوا ہے کہ آئمہ طاہرین (ع) نے رسول خدا (ص) اور باقی دوسرے آئمہ سے توسل کیا ہے اور آئمہ اہل بیت (ع) نے اپنے شیعیان کو بھی اہل بیت سے توسل کرنے کا حکم دیا ہے،اسکے علاوہ ان روایات میں یہ بھی ذکر ہوا ہے کہ آئمہ اہل بیت نے شیعیان کے توسل کرنے کو مورد تائید قرار دیا ہے۔

جواب تفصیلی:

موضوع توسل کے بارے میں روایات کے بارے میں بحث کرنے سے پہلے، دو مہم نکتوں کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے:

نکتہ اول:

ایک تقسیم میں توسل کی دو اقسام ہیں:

1. خود ذات کے ساتھ توسل یعنی خود رسول خدا (ص) اور آئمہ طاہرین (ع) کی ذات سے توسل کرنا،

2. واسطے و وسیلے کے ساتھ توسل یعنی رسول خدا(ص)اور اہل بیت(ع) کو اپنے اور خدا کے درمیان واسطہ قرار دیتے ہوئے، خداوند سے حاجت کو طلب کرنا،

نکتہ دوم:

توسل کے بارے میں روایات کی چند اقسام ہیں:

1. بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ خود اہل بیت(ع) نے رسول خدا(ص) کے ساتھ توسل کیا ہے،

2. بعض روایات میں ہے کہ آئمہ نے توسل کرنے کا حکم دیا ہے،

3. بعض روایات میں شیعیان کے توسل کرنے کو آئمہ اہل بیت کے لیے بیان کیا گیا ہے،

پہلی قسم:

آئمہ کا رسول خدا (ص) اور اہل بیت (ع) سے توسل کرنا:

بعض روایات بیان کرتی ہیں کہ آئمہ نے رسول خدا (ص) اور اہل بیت (ع) سے توسل کیا ہے۔

1. امیر المؤمنین علی (ع) کا رسول خدا (ص)، ملائکہ اور انبیاء (ع) سے توسل کرنا: (باسند معتبر)

امیر المؤمنین علی (ع) نماز ظہر کے بعد رسول خدا (ص)، ملائکہ اور انبیاء (ع) سے توسل کیا کرتے تھے اور انکے وسیلے سے خداوند کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرتے تھے، مرحوم شیخ کلینی نے معتبر سند کے ساتھ اس روایت کو ایسے ذکر کیا ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الزَّوَالِ- اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ وَ أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ- بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِين ...

امام صادق (ع) نے فرمایا: امیر المؤمنین نماز ظہر کے مکمل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: خدایا میں تیری سخاوت

وکرم کے وسیلے سے تیری قربت چاہتا ہوں اور تیرے بندے اور رسول حضرت محمد (ص) کے وسیلے سے، تیرے

مقرب ملائکہ کے وسیلے سے اور تیرے انبیائے مرسلین کے وسیلے سے تیری قربت چاہتا ہوں۔

الكليني الرازي، أبو جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق (متوفى٣٢٨ هـ)، الأصول من الكافي، ج٢ ، ص٥٤٥، ناشر: اسلاميه، تهران، الطبعة الثانية،١٣٦٢ هـ.ش.

مرحوم علامہ مجلسی نے مذکورہ روایت کے بارے میں کہا ہے کہ:

باب الدعاء في أدبار الصلوات الحديث الأول: حسن كالصحيح.

--------یہ روایت حسن ہے کہ جو صحیح روایت کی طرح معتبر ہے۔

مجلسى، محمد باقر بن محمد تقى، مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول، ج١٢ ؛ ص٣٣٥، تهران، چاپ: دوم، ١٤٠٤ ق.

2. حضرت علی (ع) کا رسول خدا (ص) کے دفن ہونے سے پہلے، ان سے توسل کرنا:

رسول خدا(ص) کی شہادت کے بعد، اہل بیت میں سے امیر المؤمنین علی(ع) پہلے فرد تھے کہ جنھوں نے ان حضرت

سے توسل کیا تھا، حالانکہ اس وقت تک ابھی رسول خدا کا بدن مبارک بھی دفن نہیں ہوا تھا۔ یہ بات کتاب نہج البلاغہ

خطبہ 235 میں ایسے ذکر ہوئی ہے:

ومن كلام له (عليه السلام) قَالَهُ وَهُوَ يَلِي غُسْلَ رَسُولِ اللَّهِ (صلیالله عليه وآله) وَتَجْهِيزَهُ «بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدِ انْقَطَعَ بِمَوْتِكَ مَا لَمْ يَنْقَطِعْ بِمَوْتِ غَيْرِكَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَ الْإِنْبَاءِ وَأَخْبَارِ السَّمَاءِ خَصَّصْتَ حَتَّى صِرْتَ مُسَلِّياً عَمَّنْ سِوَاكَ وَعَمَّمْتَ حَتَّى صَارَ النَّاسُ فِيكَ سَوَاءً وَلَوْ لَا أَنَّكَ أَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَأَنْفَدْنَا عَلَيْكَ مَاءَ الشُّئُونِ وَلَكَانَ الدَّاءُ مُمَاطِلًا وَالْكَمَدُ مُحَالِفاً وَقَلَّا لَكَ وَلَكِنَّهُ مَا لَا يُمْلَكُ رَدُّهُ وَلَا يُسْتَطَاعُ دَفْعُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي اذْكُرْنَا عِنْدَ رَبِّكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ بَالِكَ».

ان حضرت کے کلام میں سے ہے کہ انھوں نے رسول خدا کو غسل و کفن دینے کے بعد فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر

قربان ہوں اے رسول خدا، بے شک آپکے مرنے سے وہ چیز منقطع ہوگئی ہے کہ جو آپکے علاوہ کسی دوسرے کے مرنے

سے منقطع نہیں ہوئی تھی، اور وہ چیز نبوت اور آسمان سے غیب کی خبریں دینا ہے۔

آپکی مصیبت کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مصیبت خود تسلی بھی دینے والی ہے، یعنی آپکی اس موت کے بعد اب کسی دوسرے کی موت کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اسکے علاوہ یہ ایک عمومی مصیبت ہے کیونکہ آپکی موت کیوجہ سے تمام لوگ سوگ و غم کی حالت میں ہیں۔ اگر خود آپ کا صبر کرنے کا حکم نہ ہوتا اور اگر آپ نے بے تابی کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس غم میں اس قدر گریہ کرتا کہ میرے اشک ختم ہو جاتے اور یہ غم میرے لیے ہمیشہ ہمیشہ باقی رہتا، اور یہ سب کچھ آپکے غم و مصیبت میں بہت ہی کم ہے، افسوس کہ موت کو واپس پلٹایا اور دور نہیں کیا جا سکتا۔

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے رسول خدا، ہمیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یاد کرنا اور ہمیں ہر گز فراموش نہ کر دینا۔

نهج البلاغة - خطب الإمام علي (ع)، ج ٢ ، ص ٢٢٨

امیر المؤمنین علی (ع) کے اس خطبے اور توسل کو علمائے اہل سنت جیسے ابن ابی الحدید، عبد الرحمن زجاجی نے اپنی دو کتابوں، اور ابن عبد البر نمری قرطبّی نے نقل کیا ہے۔

إبن أبي‌الحديد المدائني المعتزلي، ابوحامد عز الدين بن هبة الله بن محمد بن محمد (متوفى٦٥٥ هـ)، شرح نهج البلاغة، ج١٣، ص١٣، تحقيق: محمد عبد الكريم

النمري، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤١٨هـ - ١٩٩٨م.

البغدادي النهاوندي الزجاجي، عبد الرحمن بن إسحاق، أبو القاسم (متوفى٣٣٧هـ)، أمالي الزجاجي، ج١، ص٣٨، دار النشر : طبق برنامه الجامع الكبير.

البغدادي النهاوندي الزجاجي، عبد الرحمن بن إسحاق، أبو القاسم (متوفى٣٣٧هـ)، أخبار أبي القاسم الزجاجي، ج١، ص٥٢، دار النشر : طبق برنامه الجامع الكبير.

النمري القرطبي المالكي، ابوعمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر (متوفى ٤٦٣هـ)، التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، ج٢، ص١٦٢، تحقيق: مصطفي بن أحمد العلوي، محمد عبد الكبير البكري، ناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية - المغرب – ١٣٨٧هـ.

اس معتبر روایت کے مطابق امیر المؤمنین (ع) نے رسول خدا (ص) کی ذات مبارک سے توسل کیا ہے اور ان سے اپنی شفاعت کرنے کو بھی طلب کیا ہے۔

3.امام حسین (ع) کا رسول خدا (ص) کی قبر سے توسل کرنا:

حضرت امام حسین (ع) کے بارے میں بھی نقل ہوا ہے کہ جب وہ مدینہ سے مکہ کی طرف جانا چاہتے تھے تو وہ جانے سے پہلے رسول خدا (ص) کی قبر مبارک پر آئے اور انکی قبر سے توسل بھی کیا۔

روایت کے متن کو علامہ مجلسی نے ایسے نقل کیا ہے:

فلما كانت الليلة الثانية ، خرج إلى القبر أيضا وصلى ركعات ، فلما فرغ من صلاته جعل يقول : اللهم هذا قبر نبيك محمد ، وأنا ابن بنت نبيك ، وقد حضرني من الأمر ما قد علمت ، اللهم إني أحب المعروف ، وأنكر المنكر ، وأنا أسألك يا ذا الجلال والاكرام بحق القبر ومن فيه إلا اخترت لي ما هو لك رضى ، ولرسولك رضى ....

جب دوسری رات ہوئی تو وہ دوسری مرتبہ رسول خدا کی قبر کی طرف گئے اور دو رکعت نماز پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: خدایا یہ آپکے پیغمبر محمد (ص) کی قبر ہے اور میں انکا فرزند ہوں اور خدایا تیرے علم میں ہے کہ میرے ساتھ کیا مشکل پیش آئی ہے، خدایا میں نیکی کو پسند اور برائی سے نفرت کرتا ہوں۔اے صاحب جلال و اکرام آپکو اس قبر اور صاحب قبر کا واسطہ ہے کہ میں آپ سے وہی طلب کرتا ہوں، جس میں آپکی رضا ہے۔۔۔۔۔

المجلسي، محمد باقر (متوفى١١١١هـ)، بحار الأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار، ج ٤٤ ، ص ٣٢٨، تحقيق: محمد الباقر البهبودي، ناشر: مؤسسة الوفاء - بيروت - لبنان، الطبعة: الثانية المصححة، ١٤٠٣هـ - ١٩٨٣م.

اس روایت کو ابن اعثم کوفی نے بھی نقل کیا ہے:

الكوفي، أبي محمد أحمد بن أعثم (متوفى٣١٤هـ)، كتاب الفتوح، ج ٥، ص ١٩، تحقيق: علي شيري (ماجستر في التاريخ الإسلامي)، ناشر: دار الأضواء للطباعة والنشر والتوزيع ـ بيروت، الطبعة: الأولى، ١٤١١هـ

امام حسین(ع) کے کلام میں یہ الفاظ« بحق القبر ومن فيه » ہیں کہ جنکا معنی یہ ہے کہ امام حسین(ع) رسول خدا(ص) کے وجود مبارک کو وسیلہ قرار دیتے ہوئے، خداوند سے دعا فرما رہے ہیں۔

4.امام سجاد(ع) کا اہل بیت(ع) سے توسل کرنا:

کتاب مبارک صحیفہ سجادیہ میں متعدد مقامات پر ذکر ہوا ہے کہ امام سجاد(ع) نے رسول خدا(ص) اور اہل بیت(ع) سے توسل کیا ہے، جیسے امام سجاد(ع) نے اسی کتاب کی دعا نمبر 87 میں ایسے فرمایا ہے کہ:

إنا نتوسل إليك بمحمد صلواتك عليه وآله رسولك ، وبعلي وصيه ، وفاطمة ابنته ، وبالحسن والحسين ، وعلي ومحمد وجعفر وموسى وعلي ومحمد وعلي والحسن والحجة عليهم السلام أهل بيت الرحمة .

خدایا میں آپکے رسول، محمد (ص) اور انکے وصی علی (ع) اور انکی بیٹی فاطمہ (س) اور حسن و حسین، علی، محمد، جعفر، موسی، علی ابن موسی، محمد، علی، حسن ابن علی اور حجت (علیہم السلام) کے وسیلے سے آپ سے توسل کرتا ہوں، یعنی محمد وآل محمد (ع) کو آپکی بارگاہ میں وسیلہ قرار دیتے ہوئے، آپ سے اپنی حاجت کو طلب کرتا ہوں۔

الصحيفة السجادية، الإمام زين العابدين (ع) ، ص ١٦٨، تحقيق : الابطحي الإصفهاني، السيد محمد باقر الموحد ناشر : مؤسسة الإمام المهدي (ع) / مؤسسة الأنصاريان للطباعة والنشر - قم – ايران، سال چاپ : ٢٥ محرم الحرام ١٤١١

یا اسی دعا کے دوسرے حصے میں فرمایا ہے کہ :

فإني بمحمد وعلي وأوصيائهما إليك أتوسل ، وعليك أتوكل ...

خدایا محمد (ص) و علی (ع) اور انکے جانشینوں کے وسیلے سے آپ سے توسل کرتا ہوں اور تیری ذات پر توکل کرتا ہوں

الصحيفة السجادية (ابطحي) - الإمام زين العابدين (ع) - ص ٢٠٥

ان دعاؤں میں واضح طور پر بیان ہوا ہے کہ امام سجاد (ع) نے اپنی دعاؤں میں خداوند سے حاجت طلب کرتے ہوئے،

رسول خدا (ص) اور اہل بیت (ع) کو اپنے اور خداوند کے درمیان واسطہ و وسیلہ قرار دیا ہے۔

دوسری قسم:

آئمہ (ع) کا توسل کرنے کا حکم دینا:

بعض روایات کے مطابق آئمہ نے اپنے شیعوں کو حکم دیا ہے کہ وہ رسول خدا (ص) اور اہل بیت (ع) سے توسل کریں

اور آئمہ نے شیعوں کو توسل کرنے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔

روایت اول: امیر المؤمنین علی (ع) کا توسل کرنے کا حکم دینا: (باسند صحیح و معتبر)

مرحوم کلینی نے سند معتبر کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین علی (ع) کے زمانے میں دعا کی لیکن

کافی عرصہ گزرنے کے بعد بھی اسکی حاجت پوری نہ ہوئی، وہ شخص امیر المؤمنین (ع) کے پاس گیا اور اپنی حاجت پوری

نہ ہونے کی شکایت کی، حضرت نے دعائے سریع الاجابت کا اسے بتایا کہ اس دعا کے آخر میں امیر المؤمنین علی (ع) نے

اہل بیت سے توسل کرنے کا حکم بھی بیان کیا ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ابْتِدَاءً مِنْهُ يَا مُعَاوِيَةُ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَشَكَا الْإِبْطَاءَ عَلَيْهِ فِي الْجَوَابِ فِي دُعَائِهِ فَقَالَ لَهُ أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الدُّعَاءِ السَّرِيعِ الْإِجَابَةِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ مَا هُوَ ... وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ أَسْأَلُكَ بِكَ وَ بِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا.

معاویہ ابن عمار کہتا ہے کہ حضرت صادق (ع) نے مجھ سے فرمایا: اے معاویہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک مرد امیر المؤمنین علی (ع) کی خدمت میں آیا اور اپنی دعا کے قبول ہونے میں دیر ہونے کی شکایت کی، ان حضرت نے اس سے فرمایا: کیا تم نے دعائے سریع الاجابت پڑھی ہے ؟ اس نے جواب دیا: یہ کونسی دعا ہے ؟ حضرت نے فرمایا: کہو

اور خدایا میں تیری طرف محمد اور انکے اہل بیت کے حق کا واسطہ لے کر آیا ہوں، خدایا آپکو آپکا اور محمد و آل محمد کا واسطہ دیتا

ہوں کہ محمد و آل محمد پر صلوات بھیج اور میری فلاں فلاں حاجت کو پورا فرما۔

الكليني الرازي، أبو جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق (متوفى٣٢٨ هـ)، الأصول من

الكافي، ج٢، ص٥٨٣ ، ح١٧، ناشر: اسلاميه، تهران، الطبعة الثانية،١٣٦٢ هـ.ش.

اس روایت کی سند معتبر ہے، علامہ مجلسی نے اس روایت کے معتبر ہونے کے بارے میں لکھا ہے کہ:

الحديث السابع عشر: حسن.

یہ روایت حسن و معتبر (صحیح) ہے۔

مجلسى، محمد باقر بن محمد تقى، مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول، ج١٢

؛ ص٤٥٥، تهران، چاپ: دوم، ١٤٠٤ ق.

اس روایت کے مطابق اگر کوئی چاہتا ہو کہ اسکی حاجت جلدی پوری ہو اور اسکی دعا خداوند کی بارگاہ میں جلدی قبول ہو تو

اسے محمد و آل محمد (ع) کے توسل سے دعا کرنی اور حاجت طلب کرنی چاہیے۔

روایت دوم: امام صادق (ع) کا رسول خدا (ص) کی قبر مبارک سے توسل کرنے کا حکم دینا:

(باسند صحیح)

امام صادق (ع) نے صحیح روایت میں معاویہ ابن عمار کو رسول خدا (ص) کی مطہر قبر کی زیارت کا طریقہ بتایا ہے اور ساتھ ہی اسے رسول خدا (ص) سے توسل کرنے کا طریقہ بھی بتایا ہے، اس روایت کو مرحوم کلینی نے تین سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ:

إِذَا دَخَلْتَ الْمَدِينَةَ فَاغْتَسِلْ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا أَوْ حِينَ تَدْخُلُهَا ثُمَّ تَأْتِي قَبْرَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله ثُمَّ تَقُومُ فَتُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلي الله عليه وآله ...

اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ- وَ لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّاباً رَحِيماً وَ إِنِّي أَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِراً تَائِباً مِنْ ذُنُوبِي وَ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّي وَ رَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي.

وَ إِنْ كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاجْعَلْ قَبْرَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله خَلْفَ كَتِفَيْكَ وَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ ارْفَعْ يَدَيْكَ وَ اسْأَلْ حَاجَتَكَ فَإِنَّكَ أَحْرَى أَنْ تُقْضَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

معاویہ ابن عمار نے نقل کیا ہے کہ امام صادق (ع) نے فرمایا: مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے یا جب داخل ہو جاؤ تو غسل کرو، پھر رسول خدا کی قبر کے نزدیک جا کر کھڑے ہو جاؤ اور ان حضرت کو سلام کرو۔۔۔۔۔ پھر کہو کہ خدایا آپ نے خود فرمایا ہے کہ: اگر کوئی گناہ گار گناہ کی وجہ سے اپنے نفس پر ظلم و ستم کرے اور پھر آپ (ص) کے پاس آ کر آپکے وسیلے سے طلب مغفرت کرے تو تم دیکھ لو گے کہ خداوند اسکی توبہ کو قبول فرمالے گا اور اس پر رحم کرے گا۔

اور میں اس حالت میں کہ استغفار کرتے ہوئے اپنے گناہوں پر توبہ کرتا ہوں اور آپکے پیغمبر کے پاس آیا ہوں اور اے رسول خدا! میں آپکے وسیلے سے اپنے اور آپکے پروردگار کی طرف آیا ہوں تا کہ وہ (خدا) میرے گناہوں کو معاف فرما دیں۔

اور اگر تمہاری کوئی حاجت ہو تو رسول خدا کی قبر کو اپنے کندھے کے پیچھے قرار دے کر رو بہ قبلہ کھڑے ہو جاؤ اور اپنے

دونوں ہاتھوں کو دعا کے لیے اٹھا کر اپنی حاجت کو خداوند سے طلب کرو کہ انشاءاللہ تمہاری دعا ضرور قبول ہو گی۔

الكافي، ج٤ ، ص٥٥٠، ح١، بَابُ دُخُولِ الْمَدِينَةِ وَ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ص وَ الدُّعَاءِ عِنْدَ قَبْرِه.

اسی روایت کو شیخ طوسی نے اپنی کتاب تہذیب الاحکام میں بھی نقل کیا ہے:

الطوسي، الشيخ ابوجعفر، محمد بن الحسن بن علي بن الحسن (متوفى٤٦٠هـ)، تهذيب الأحكام، ج ٦، ص٦، تحقيق: السيد حسن الموسوي الخرسان، ناشر: دار الكتب الإسلامية ـ طهران، الطبعة الرابعة، ١٣٦٥ ش .

کتاب کامل الزیارات میں توسل کی عبارت ایسے نقل ہوئی ہے:

يا محمد اني أتوجه بك إلى الله ربي وربك ليغفر لي ذنوبي .

اے رسول خدا (ص) میں آپکے وسیلے سے اپنے اور آپکے پروردگار کی بارگاہ میں آیا ہوں تاکہ وہ میرے کو بخش دیں۔

القمي، أبي القاسم جعفر بن محمد بن قولويه (متوفى٣٦٧هـ)، كامل الزيارات، ص ٥٠، تحقيق: الشيخ جواد القيومي، لجنة التحقيق، ناشر: مؤسسة نشر الفقاهة، الطبعة: الأولى١٤١٧هـ

تصحیح روایت:

یہ روایت شیعہ علماء کی نظر میں صحیح ہے۔ مرحوم علامہ مجلسی نے اس روایت کو صحیح قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ :

روى الكليني في الصحيح ، عن معاوية بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا دخلت المدينة فاغتسل قبل أن تدخلها...

کلینی نے صحیح روایت کو معاویہ ابن عمار سے اور اس نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ

المجلسي، محمد تقي (متوفي١٠٧٠هـ)، روضة المتقين في شرح من لا يحضره الفقيه، ج ٥ ص ٣٢٦، محقق / مصحح: موسوى كرمانى، حسين و اشتهاردى على پناه، ناشر: مؤسسه فرهنگى اسلامى كوشانبور، مكان چاپ: قم، سال چاپ: ١٤٠٦ ق

علامہ حلی نے کتاب« منتهي المطلب » میں بھی اس روایت کو صحیح کہا ہے:

وصفة زيارته صلى الله عليه وآله ما رواه الشيخ في الصحيح عن معاوية بن عمار عن أبي عبد الله (ع) قال إذا دخلت المدينة فاغتسل قبل أن تدخلها..

رسول خدا(ص) کی زیارت کی کیفیت اور طریقہ وہی ہے کہ جسے شیخ کلینی نے صحیح روایت میں معاویہ ابن عمار اور اس نے امام صادق (ع) سے نقل کیا ہے-----------------

الحلي الأسدي، جمال الدين أبو منصور الحسن بن يوسف بن المطهر (متوفى٧٢٦هـ)، منتهى المطلب في تحقيق المذهب، ج ٢ ص ٨٨٧، چاپخانه: مؤسسة الطبع والنشر في الآستانة الرضوية المقدسة، چاپ: الأولى١٤١٢

علامہ یوسف بحرانی نے بھی اس روایت کو صحیح کہا ہے:

وأما صفة زيارته (صلى الله عليه وآله) فهو ما رواه الكليني والشيخ في الصحيح عن معاوية ابن عمار عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال : إذا دخلت المدينة فاغتسل قبل أن تدخلها...

رسول خدا(ص) کی زیارت کی کیفیت اور طریقہ وہی ہے کہ جسے شیخ کلینی نے صحیح روایت میں معاویہ ابن عمار اور اس نے امام صادق (ع) سے نقل کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

البحراني، الشيخ يوسف، (متوفي١١٨٦هـ)، الحدائق الناضرة في أحكام العترة الطاهرة، ج ١٧ ، ص ٤٢٤، ناشر : مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة، طبق برنامه مكتبه اهل البيت.

روایت سوم: امام صادق (ع) کا رسول خدا (ص) سے توسل کرنے کا حکم دینا:

ایک دوسری صحیح روایت میں بھی امام صادق (ع) نے ایک دعا بتائی ہے کہ جو نماز گزار کے رسول خدا سے توسل کرنے

کو بیان کر رہی ہے:

وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ وَ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُقَدِّمُ إِلَيْكَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بَيْنَ يَدَيْ حَاجَتِي وَ أَتَوَجَّهُ بِهِ إِلَيْكَ فَاجْعَلْنِي بِهِ وَجِيهاً عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ اجْعَلْ صَلَاتِي بِهِ مَقْبُولَةً وَ ذَنْبِي بِهِ مَغْفُوراً وَ دُعَائِي بِهِ مُسْتَجَاباً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

امام صادق (ع) نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اس دعا کو پڑھو: خدایا میں محمد (ص) کو اپنی حاجت سے پہلے (وسیلہ) قرار دیتا ہوں اور انکے واسطے سے تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں، پس مجھے انہی کے وسیلے سے دنیا و آخرت میں آبرومند قرار دے اور مجھے اپنے مقرب بندوں میں سے قرار دے، اور میری نماز کو ان حضرت کے وسیلے سے شرف قبولیت عطا فرما اور میرے گناہوں کو انکی شفاعت کے ذریعے سے معاف فرما اور میری دعا کو ان کے وسیلے سے مستجاب فرما کہ بے شک تیری ذات بہت ہی بخشنے والی اور رحم کرنے والی ہے۔

الكافي (ط - الإسلامية) ؛ ج‏3 ؛ ص309

مرحوم شیخ صدوق نے بھی اس روایت کو کتاب «من لا يحضره الفقيه» اور شیخ طوسی نے کتاب«تہذیب»

میں نقل کیا ہے:

الصدوق، ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين (متوفى381هـ)، من لا يحضره الفقيه، ج 1 ص 302، ح 916، تحقيق: علي اكبر الغفاري، ناشر: جامعة مدرسين حوزه علميه قم.

الطوسي، الشيخ ابوجعفر، محمد بن الحسن بن علي بن الحسن (متوفى460هـ)، تهذيب الأحكام، ج 2، ص287، ح5 باب كيفة الصلاة ، تحقيق: السيد حسن الموسوي الخرسان، ناشر: دار الكتب الإسلامية ـ طهران، الطبعة الرابعة،1365 ش

.

تصحیح روایت:

یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور علمائے شیعہ نے بھی اسی بات کو واضح طور پر بیان کیا ہے، علامہ مجلسی کے والد

محترم یعنی مجلسی اول نے ذکر کیا ہے کہ:

رواه الشيخ في الصحيح عنه عليه السلام «إذا قمت إلى الصلاة» الظاهر أنه بعد الإقامة «فقل (إلى قوله) حاجتي» يعني أسألك بحقه أو اجعله شفيعي

شیخ کلینی نے صحیح روایت میں امام صادق (ع) سے نقل کیا ہے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو۔۔۔۔اس روایت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا، نماز پڑھنے کے بعد پڑھی جائے گی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجلسى، محمد تقى بن مقصود على، روضة المتقين في شرح من لا يحضره الفقيه (ط - القديمة)، ج٢ ؛ ص٢٦٨، قم، چاپ: دوم، ١٤٠٦ ق.

علامہ مجلسی نے بھی اس روایت کی سند « حسن »قرار دیا ہے:

الحديث الثالث: حسن.

مجلسى، محمد باقر بن محمد تقى، مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول ، ج١٥ ؛ ص٩٦، تهران، چاپ: دوم، ١٤٠٤ ق.

اور علامہ مجلسی نے کتاب«بحارالانوار» میں اس روایت کی سند کے صحیح ہونے کو صراحت سے ذکر کیا ہے:

وَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أُقَدِّمُ إِلَيْكَ مُحَمَّداً ص بَيْنَ يَدَيْ حَاجَتِي وَ أَتَوَجَّهُ بِهِ إِلَيْكَ فَاجْعَلْنِي بِهِ وَجِيهاً عِنْدَكَ...

مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بحار الأنوار، ج۸۱ ؛ ص۳۷۰، بیروت، چاپ: دوم، ۱٤۰۳ ق.

علامہ حلی نے بھی اس روایت کی سند کو صحیح کہا ہے:

ويستحب له أن يقول إذا قام إلى الصلاة ما رواه الشيخ في الصحيح عن أبان ومعاوية بن وهب جميعا عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا قمت إلى الصلاة فقل اللهم إني أقدم إليك محمدا بين يدي حاجتي وأتوجه به إليك

نماز پڑھنے والے کے لیے مستحب ہے کہ جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ کہے کہ جو شیخ کلینی نے صحیح روایت میں ابان و معاویہ ابن وہب سے اور انھوں نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ

منتهى المطلب (ط.ق) - العلامة الحلي ، ج ١ ، ص ٢٩٨

تیسری قسم: آئمہ (ع) کا شیعیان کے رسول خدا (ص) سے توسل کرنے کی تائید کرنا:

بعض روایات میں صراحت سے بیان ہوا ہے کہ جب شیعیان نے رسول خدا (ص) سے توسل کیا تو یہ توسل خود آئمہ طاہرین کی طرف سے مورد تائید بھی واقع ہوا ہے۔

ہشام ابن سالم کا رسول خدا (ص) کی قبر سے توسل کرنا:

امام صادق (ع) کی شہادت کے بعد ہشام ابن سالم مدینہ آیا تو امام صادق کے بعد اپنے زمانے کے امام کے بارے میں پیش آنے والے شک و تردید کی وجہ سے اس نے رسول خدا (ص) کی قبر سے توسل کیا کہ جسکی وجہ سے اسکے لیے واضح ہو گیا کہ اسکا امام زمان کون ہے۔اس روایت کو محمد ابن جریر طبری نے صحیح سند کے ساتھ ایسے نقل کیا ہے:

أخبرني أبو الحسن علي بن هبة الله ، قال : حدثنا أبو جعفر محمد ابن علي بن الحسين بن موسى ، عن أبيه ، عن سعد بن عبد الله ، عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد بن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، قال : دخلت على عبد الله بن جعفر بن محمد بعد موت أبي عبد الله (عليه السلام) وكان ادعى الإمامة ، فسألته عن شئ من الزكاة ، فقلت له : كم في المائة ؟ فقال : خمسة دراهم . قلت: وكم في نصف المائة ؟ قال : درهمين ونصف . فقلت : ما قال بهذا أحد من الأمة . فخرجت من عنده

إلى قبر رسول الله (صلى الله عليه وآله) مستغيثا برسول الله ، فقلت : يا رسول الله ، إلى من ؟ إلى القدرية ؟ إلى الحرورية ؟ إلى المرجئة ؟ إلى الزيدية ؟ فإني لكذلك إذ أتاني رسول أبي الحسن (عليه السلام) ، غلام صغير دون الخماسي ، فقال : أجب مولاك موسى بن جعفر . فأتيته فلما بصر بي من صحن الدار ابتدأني فقال : يا هشام ! قلت : لبيك . قال : لا إلى القدرية ، ولا إلى الحرورية ، ولا إلى المرجئة ، ولا إلى الزيدية ، ولكن إلينا . فقلت : أنت صاحبي ، فسألته فأجابني عن كل ما أردت.

ہشام ابن سالم کہتا ہے کہ میں امام صادق کی شہادت کے بعد عبداللہ ابن جعفر ابن محمد (فرزند امام صادق علیہ السلام) کے پاس گیا کہ وہ اپنے لیے امامت کا دعوی کرتا تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ سو درہم پر کتنی زکات دینا واجب ہوتی ہے؟ عبد اللہ نے جواب دیا: پانچ درہم، ہشام کہتا ہے کہ میں نے کہا پچاس درہم پر کتنی زکات واجب ہو گی؟ اس نے جواب دیا: اڑھائی درہم، میں نے کہا امت میں سے کسی نے بھی ایسا فتوا نہیں دیا۔

ہشام کہتا ہے کہ میں وہاں سے باہر آیا اور رسول خدا کی قبر کی طرف گیا اور ان حضرت سے استغاثہ و توسل کرتے ہوئے کہنے لگا: اے رسول خدا! میں کس کی پناہ لوں؟ فرقہ قدریہ کی؟ فرقہ حرویہ کی؟ فرقہ مرجئہ کی؟ فرقہ زیدیہ کی؟ اسی وقت ابو الحسن (ع) کہ جنکی عمر پانچ سال تھی، میری طرف آئے اور کہا: آپکے مولا موسی ابن جعفر آپکو بلا رہے ہیں،

میں ان حضرت کے پاس گیا، جب انھوں نے مجھے اپنے گھر کے صحن میں دیکھا تو فرمایا: اے ہشام! میں نے عرض کیا، جی مولا، فرمایا: نہ قدریہ کی طرف، نہ مرجئہ کی طرف، نہ حروریہ کی طرف، نہ زیدیہ کی طرف، بلکہ ہماری طرف آؤ، میں نے عرض کیا: آپ میرے صاحب امر ہیں، میں نے ان سے چند سوالات کیے اور ان حضرت نے تمام سوالات کے مجھے جواب دیئے۔

الطبري، ابي جعفر محمد بن جرير بن رستم (متوفي قرن پنجم)، دلائل الامامة، ص ٣٢٤، تحقيق: قسم الدراسات الإسلامية - مؤسسة البعثة، ناشر: مركز الطباعة والنشر في مؤسسة البعثة، قم، چاپ: الأولى١٤١٣

اس روایت کے مطابق خود اولیاء خدا سے استغاثہ اور توسل کرنا، جائز ہے، اسکے علاوہ یہ روایت امام معصوم کی تقریر (تائید) کو بھی بیان کر رہی ہے، کیونکہ اگر توسل جائز نہ ہوتا تو کیوں امام کاظم (ع) نے ہشام سے نہیں فرمایا کہ تم نے رسول خدا(ص) کی قبر سے کیوں توسل کیا ہے؟ بلکہ ایک معصوم امام نے نہ صرف یہ کہ ہشام کو اس کام سے منع نہیں کیا بلکہ اسکے اس کام کی تائید بھی فرمائی ہے۔

نتیجہ:

اولا:

خود آئمہ طاہرین (علیہم السلام) رسول خدا صلي اللہ علیہ و آلہ سے توسل کیا کرتے تھے کہ جسکی مثال امیر المؤمنین علی (ع) اور امام سجاد (ع) کا رسول خدا (ص) کی مبارک ذات سے توسل کرنا ہے۔

ثانیا:

بعض روایات کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ آئمہ اطہار (ع) نے رسول خدا (ص) سے توسل کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔

ثالثا:

شیعیان رسول خدا (ص) کے دور میں آئمہ سے توسل کیا کرتے تھے اور اسی توسل کی خود آئمہ اطہار نے تائید فرمائی ہے،

اب اگر توسل جائز اور شرعی نہ ہوتا تو آئمہ اہل بیت (ع) کبھی بھی ایک غیر شرعی اور حرام کام کی تائید نہ فرماتے۔

التماس دعا۔۔۔۔۔